شناختی چہرہ بنوائیے!

تاکہ مُسلمان ایک دوسرے کو پہچان لیں اور قبر میں فرشتے بھی پہچان لیں اور قیامت میں سید دو عالم صلے اللہ علیہ وسلم بھی پہچان لیں۔

ایک حدیث شریف میں حضرت زید ابن حبیب رضی اللہ تعالیٰ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بادشاہ کسریٰ کی طرف سے آئے ہوئے ان دو سفیروں کی طرف نظر نہیں فرمائی جو ڈاڑھیاں منڈائے ہوئے تھے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے فرمایا "تباہ ہو! ایسی شکلیں بنانے کے لیے تمہیں کس نے کہا ہے؟" انہوں نے جواب دیا، "ہمارے بادشاہ کسریٰ نے ہمیں حکم دیا ہے"۔ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "لیکن میرے بادشاہ اللہ پاک نے مجھے ڈاڑھی بڑھانے اور مونچھ کٹانے کا حکم دیا ہے۔"

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان غیر مسلم نمائندوں کی ایسی شکلیں دیکھ کر ناراض و ناخوش ہوئے تو مسلمانوں کی ایسی شکلیں دیکھ کر کیسے خوش ہو سکتے ہیں۔ روزِ محشر، جبکہ ہمیں یہ توقع ہوگی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہماری طرف سے گواہی دیں گے، شاید آپ صلے اللہ علیہ وسلم ایسا چہرہ، جو کہ آپؐ کی سنت کے مطابق نہ ہوگا، دیکھ کر اپنا رُخ پھیر لیں یہ کس قدر بدبختی کی بات ہوگی اور اس وقت ہمارے تاسف کا کیا عالم ہوگا؟

حدیث شریف میں آتا ہے "جو شخص جن لوگوں کو اپناتا ہے ان کا رہن سہن اختیار کرتا ہے وہ انہی میں سمجھا جائے گا۔"

صاف ظاہر ہے کہ ڈاڑھی منڈانا اور مونچھیں بڑھانا جناب امام الانبیاء صلی اللہ علیہ وسلم کی سنتِ مطہرہ کے خلاف اور حضور علیہ السلام کے دشمنوں کا طور طریقہ ہے جس کو آج بدقسمتی سے بعض مسلمان اختیار کیے ہوئے ہیں۔

ایک اور حدیث شریف میں حضرت زید بن ارقم رضی اللہ تعالیٰ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا :

"جو مونچھ نہیں کٹاتا، وہ ہم میں سے نہیں ہے"!

یہ تنبیہ کتنی سخت ہے جو لمبی مونچھوں والے خود کو بہت بڑا سمجھتے ہیں انہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اپنی امت کا رکن ماننے سے انکاری ہیں !

ائمہ اربعہ رحمہم اللہ تعالیٰ کے نزدیک ڈاڑھی قبضہ (مٹھی) سے کم کردینا کسی صورت بھی جائز نہیں ہے —— آج کل "فیشنی ڈاڑھی" رکھنے کا رواج بھی عام ہے کہ چہرے پر معمولی معمولی بال رکھ لیے ۔ حالانکہ ایسی ڈاڑھی تو سنت رسول کے ساتھ صریح مذاق ہے۔

مولانا میردتی نے مرزا قتیل کی حکایت بیان کی ہے کہ ان کی صوفیانہ باتیں سُن کر ایک ایرانی متاثر ہوا ۔ اور ان سے ملنے کے لیے چل پڑا ۔ جب وہ مرزا کے پاس پہنچا تو ایرانی نے دیکھا کہ وہ اپنی ڈاڑھی مونڈ رہے ہیں ۔ وہ سخت حیران ہوا اور بولا " آغا ! آپ اپنی ڈاڑھی مونڈ رہے ہیں"! مرزا نے جواب دیا" جی ہاں ۔ میں اپنے بال مونڈ رہا ہوں ۔ میں کسی کا دل نہیں دُکھا رہا"! اور صوفیانہ نظریہ کا حوالہ دیا کہ آپ خود کو جیسے چاہیں کرلیں ۔ لیکن اللہ عزّوجلّ کی مخلوق کا دِل نہ دکھائیں ۔ ایرانی یہ سُن کر بغیر کسی پس وپیش کے بولا" ارے آپ یقیناً رسُول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا دِل دُکھا رہے ہیں ۔ کیا آپ سمجھتے ہیں کہ آپ کسی کا دل نہیں دُکھا رہے ۔ جب کہ آپ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کا دل دُکھا رہے ہیں ؟ یہ سُن کر مرزا گر گئے اور بے ہوش ہوگئے ۔ جب ہوش آیا تو انہوں نے یہ شعر پڑھا۔

(ترجمہ) " اللہ تمہیں جزائے خیر عطا فرمائے ۔ تم نے میری آنکھیں کھول دی ہیں اور تمام ارواح کے بادشاہ صلی اللہ علیہ وسلم سے ذاتی تعلق پیدا کر دیا ہے ۔"

یوں تو اور بھی بہت سے گناہ ہیں لیکن ان گناہوں میں مبتلا شخص صرف اسی وقت تک گنہگار رہتا ہے جب کہ وہ یہ کام کر رہا ہوتا ہے لیکن ڈاڑھی کا مونڈنا ایک ایسا کام ہے جو مسلسل اور ہر حالت میں ساتھ ساتھ ہے حتیٰ کہ نماز ادا کرتے ہوئے بھی یہ گناہ ساتھ ہوتا ہے ۔ یہاں تک کہ روزہ میں، حج وعمرہ میں بھی یہ گناہ ساتھ رہتا ہے ۔

یاد رکھیے :

اللہ تعالیٰ اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے حکم کے بعد آمنّا وصدّقنا کہنا

اور اطاعت و تعمیل واجب ہے۔

انتظار کس بات کا ہے؟ ——— موت تاک میں ہے ——— ایک پل کا بھی بھروسہ نہیں ——— فوری عمل کیجئے ——— آج کے اعمالِ صالحہ کل قیامت کے دن کام آئیں گے۔ اللہ تبارک وتعالےٰ ہم سب کو اپنے احکامات اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے مبارک و نورانی طریقوں پر عمل پیرا ہونے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین یا الٰہ العالمین ٥ وَمَا عَلَيْنَا اِلَّا الْبَلَاغُ الْمُبِيْن۔

قارئین کرام تصحیح فرمالیں

دسمبر سنہ ۸۳ء جلد	:	۱۴
جنوری ۸۴ء جلد	:	۱۵
فروری ۸۴ء جلد	:	۱۵
مارچ ۸۴ء جلد	:	۱۵

مذکورہ چار شماروں پر جلد نمبر غلط چھپ گیا ہے۔ دسمبر ۸۳ء کے شمارہ پر جلد ۱۵ اور جنوری، فروری، مارچ کے شماروں پر جلد نمبر ۱۶ چھپ گیا ہے۔ قارئین تصحیح فرمالیں۔

والسلام